Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ⁂ ۲۵ احسان ۱۳۵۵ ہش ⁂ ۲۵ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۲۵ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہمارا ضروری فرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ برحق نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے اور انوارِ قرآنی کو دنیا کے ہر ملک میں پھیلانے کے لئے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" جماعت کے سامنے پیش کیا تھا ۔ اس منصوبہ پر عمل شروع ہے ۔ اس کو کامیاب بنانے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے ۔ اپنے اس فرض کو مستعدی کے ساتھ سر انجام دیجئے ۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اِرشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے اِس جماعت کو اسلامی برکات کو پھیلانے کے لئے بطور نمونہ پیدا کیا ہے

دنیا میں محبتِ الٰہی، حقیقی نیکی، امن اور بنی نوعِ انسان کی ہمدردی کو پھیلانے کی کوشش کرو

"اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا مَیں ۔ ۔ ۔ ان کے لئے وہ روح القدس طلب کروں ۔ جو ربوبیتِ تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روحِ خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے ۔ سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں رہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح اُن کے تمام وجود میں دوڑ جائے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اُن کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے ۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص (گروہ) ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا ۔ وہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اِس میں داخل کرے گا ۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے ۔ وہ اِس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک دنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی ۔ اس ربِّ جلیل نے یہی چاہا ہے ۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے !!

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۲)

پبلشر : مسعود احمد ⁂ پرنٹر : سید عبد الحی ⁂ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁂ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ۔ ربوہ ⁂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ؍ احسان ۱۳۵۵ ہش
۲۵ ؍ جون ۱۹۷۶ء

ماموریِن الٰہی کے ساتھ انکی قوموں کا سلوک

ہم قبل ازیں (الفضل ۲۳ ؍ جون ۱۹۷۶ء میں) قرآنِ مجید کی رُو سے اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی مامور اِس دُنیا میں مبعوث کئے ان کی قوموں نے ابتداءً ان کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا اور وہ سلوک یہی تھا کہ اکثریت نے اُن کی تکذیب کی، ان کی مخالفت کرنے اور انہیں اُن کے مشن میں ناکام بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، انہیں طرح طرح کے ناموں سے پکارا، ان کا تمسخر اُڑایا، انہیں ایذائیں پہنچائیں اور ان کے خلاف طوفانِ بدتمیزی برپا کرنے اور ظلم ڈھانے میں انتہائی وحشت و بربریت کا مظاہرہ کیا۔ اِس ضمن میں ہم نے تفصیل سے اِس اَمر پر روشنی ڈالی تھی کہ ایک مامور بھی ایسا مبعوث نہیں ہوُا جس کی تکذیب نہ کی گئی ہو، یا جس پر پوری کی پوری قوم یکدم ایمان لے آئی ہو۔ سب کی ہی اکثریت نے تکذیب کی اور اکثر لوگ خدائی تقدیر کے سامنے عاجز آنے اور لاچار ہونے کے بعد ہی ایمان لائے۔ آج ہم اِس ضمن میں ایک اور پہلو پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ماموریِن الٰہی کی قوموں نے ان کی تکذیب ہی نہیں کی بلکہ انکی مخالفت کرنے اور انہیں ان کے مشن میں ناکام بنانے میں اپنا پورا زور لگایا اور بالآخر انہیں اپنی اِس مخالفانہ مہم میں منہ کی کھانا پڑی۔

جہاں تک اکثریت کی طرف سے ماموریِن الٰہی کی تکذیب کے بعد ان کی مخالفت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ماموریِن الٰہی کو اپنی قوم کی اکثریت کی طرف سے جس قسم کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا وہ معمولی مخالفت نہیں تھی بلکہ وہ دشمنی کی حد تک پہنچی ہوئی ہوتی تھی یعنی مخالفین کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ وہ انہیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو صفحۂ ہستی سے نابود کرکے رکھ دیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝ (الفرقان آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اور ہم نے اسی طرح مجرموں میں سے سب نبیوں کے دشمن بنائے ہیں اور تیرا ربّ ہدایت دینے اور مدد کرنے کے لحاظ سے کافی ہے۔

اِس دشمنی کو انہوں نے جس انتہاء تک پہنچایا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (یٰس آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ (رسولوں کے منکروں نے (ان کی تبلیغ رسالت کے جواب میں ان سے) کہا ہم تمہارا اپنی طرف آنا منحوس قرار دیتے ہیں اگر تم اپنی ان باتوں سے رُکوگے نہیں تو ہم تم کو سنگسار کردینگے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

ماموریِن الٰہی کے ساتھ ان کی قوموں کی دشمنی کی حد کو پہنچی ہوئی مخالفت اور ایذادہی کا سلسلہ ہمیشہ ہی جاری رہا اور کوئی ایک مامور بھی ایسا نہ تھا کہ جس کے ساتھ اور جس پر ایمان لانے والوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی نہ کی گئی ہو اور جنہیں ناکام کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا گیا ہو۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اِس امر کا قرآنِ مجید میں بار بار ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ ہم نے اپنے ماموروں اور انہیں قبول کرنے والوں پر ظلم کرنے والوں سے ان کے ظلم کا بدلہ ضرور لیا اور بالآخر ہمارے مامور اپنے مشن میں کامیاب ہو کر رہے۔ مثال کے طور پر اُس نے ایک جگہ فرمایا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (ابراھیم آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اور جن لوگوں نے (رسولوں کا) انکار کیا انہوں نے اپنے (اپنے زمانہ کے) پیغمبروں سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم (مجبور ہو کر) ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ گے (تو ان تکلیفوں سے بچ سکو گے) جس پر ان کے ربّ نے ان پر وحی نازل کی کہ ہم ظالموں کو یقیناً ہلاک کر دیں گے۔

ماموریِن الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے اخلاص و وفا کے پُتلے ظلم کرنے والوں کی ان دھمکیوں سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے بلکہ وہ اپنے اپنے زمانے کے لوگوں کو ایک ہی جواب دیتے رہے کہ جو تمہارا جی چاہے کرو اور جو ناروا سلوک بھی تم ہم سے کروگے، ہم اسے صبر سے برداشت کریں گے کیونکہ ہمیں اپنے خدا پر پُورا بھروسہ اور توکل ہے وہی ہمارا حافظ و ناصر ہے اور وہ ہمیں ضائع اور ناکام نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ ان کے اِس جواب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (ابراھیم آیات ۱۲ و ۱۳)

ترجمہ:۔ ان کے پیغمبروں نے انہیں کہا (یہ سچ ہے کہ) ہم تمہاری ہی طرح کے بشر ہیں لیکن (ساتھ ہی یہ بھی سچ ہے کہ) اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ اللہ کے حکم کے سوا تمہارے پاس کوئی نشان لائیں اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکّل رکھنا چاہیئے۔ اور ہمیں ہُوا کیا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں حالانکہ اُس نے ہمارے (مناسب حال) راستے ہمیں دکھائے ہیں اور جو دُکھ تم نے ہمیں دے رکھا ہے اس پر ہم یقیناً صبر کرتے چلے جائیں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

ماموریِن الٰہی کے اِس جواب میں حقیقی مومنوں کے لئے ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے اور وہ یہی ہے کہ جب بھی خدا کی راہ میں انہیں دُکھ دیا اور ستایا جائے اور اُن پر عرصۂ حیات تنگ کیا جائے تو ایسی صورت میں ان کا شعار یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ظلم کا جواب ظلم سے نہ دیں بلکہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور اللہ پر کامل بھروسہ رکھیں کہ وہ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے گا اور اُن کیلئے آسانیاں پیدا کر دکھائے گا۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اور ہمارے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی اِس تعلیم کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہوئے ہمیں نہایت پُردرد انداز میں نصیحت فرمائی ہے:۔

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اُسی سُنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سُننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ، سو تم اِس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دِل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے، سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو، ایک خلقت کی اور دُوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو، کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وُہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو، اِس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔" (ازالۂ اوہام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن

آداب المعاشرہ

محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ربوہ

(۳)

ہمسایہ

معاشرتی زندگی کو خوشگوار بنانے کا ایک اہم حصہ ہمسایہ سے مثالی سلوک ہے۔ ہمیشہ یہ چاہیئے کہ اس کا ہمسایہ اس سے خوش رہے باہمی ملنا جلنا گھر میں کوئی اچھی چیز پکے یا کہیں سے آئے تو اس میں سے کچھ ہمسایہ کے گھر بھجوانا اس کی ضروریات کا پتہ کرتے رہنا اس کے پردہ اور آرام کا خیال رکھنا گھر میں ایسا شور اور غل غپاڑہ نہ ہونے دینا جس سے ہمسایہ کو تکلیف پہنچے یا اس کے آرام اور اس کی نیند میں خلل واقع ہو ایک سچے مومن کی خاص علامت ہے۔

قرآن کریم نے ہمسایہ سے حسنِ سلوک کو اُن امور میں شامل کیا ہے جو دنیا کی بہبود اور معاشرہ کو خوشگوار بنانے کے لئے اہم قرار دئے گئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔

(النساء ۳۷)

تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو نیز رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن پر تمہیں اقتدار حاصل ہے یعنی ملازموں اور مزدوروں سے بھی اچھا سلوک کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمسائیگی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

(ابوداؤد کتاب الادب ۳۴۵/۲)
(بخاری کتاب الادب الوصاۃ بالجار ۸۸۹/۲)

یعنی جبرئیل نے مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی اتنی بار تاکید کی کہ میں سمجھنے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ پڑوسی کو ایک دوسرے کا وارث ہی بنا دے۔ گویا اللہ کے ہاں قریبی رشتہ کی سی اہمیت پڑوسی کو حاصل ہے نیز فرمایا:۔

اَكْثِرْ مَرَقَتَهٗ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ۔

(ترمذی کتاب الاطعمہ ۵/۲)

کہ اگر کبھی اچھا سالن پکاؤ تو اس میں کچھ پانی زیادہ ڈال دو تاکہ اس میں سے کچھ اپنے ہمسایہ کے گھر میں بھجوا سکو۔

جو لوگ ہمسایہ کے حقوق کا خیال نہیں کرتے اور ان کے دکھ کا موجب بنتے رہتے ہیں۔ ان کے بارہ میں فرمایا

وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

(بخاری اثم من لا یأمن جارہ بوائقہ ۸۸۹)

یعنی خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ایمان سے اسے کچھ حصہ نہیں ملا۔ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ کون ایسا؟ آپ نے فرمایا وہ جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی مامون نہ ہو اور ہر وقت اپنے پڑوسی کے ساتھ آمادۂ فساد رہتا ہو۔

نادار، کمزور، مسکین اور یتیم

وہ معاشرہ ایک مہذب اور ترقی یافتہ معاشرہ کہلانے کا مستحق نہیں جس میں غربت کا دَور دورہ ہو اور غریبوں بیکسوں بیواؤں اور یتیموں کا کوئی پرسانِ حال نہ ہو۔ ایک طرف پر آسائش زندگی کی انتہا ہو اور دوسری طرف فلاکت اور ناہمواری ڈیرے ڈالے ہوئے ہو۔ اسلام کا ایسے معاشرہ سے کوئی تعلق نہیں وہ تو یہ چاہتا ہے کہ غربت اور ناداری اور وسائل کی کمی کو دور کرنے کے لئے ایثار کی حد تک کوشش کی جائے اپنی ضروریات کو پیچھے ڈال کر غریبوں اور ضرورتمندوں کی احتیاج ختم کرنے کی سر توڑ جدوجہد کی جائے۔ دراصل انسان اگر سوچے تو اسے یہ سمجھنے میں کچھ مشکل پیش نہ آئیگی کہ نیکی اور ایثار کی جدوجہد کا مآل اسی کے ذاتی مفاد میں جاتا ہے۔ جس طرح وہ اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اپنے سکون اور چین کے حصول کیلئے اپنی آسائش اور تنعّم لذت۔ کام و دہن کیلئے بے دریغ خرچ کرتا ہے۔ اگر وہ غریبوں بیکسوں، ناداروں، بیواؤں اور یتیموں پر خرچ کریگا اخروی ثواب کے علاوہ اس دنیا میں بھی وہ انجامکار اپنے ہی مفاد کو مضبوط کر رہا ہوگا۔ کیونکہ جس ملک میں غربت نہ ہو کوئی بیکس اور بے سہارا نہ ہو اعتماد اور سکون کی تمام فضا قائم ہو اور سب ہی مملکت کے سارے تقاضے پورے ہوں وہاں لوٹ کھسوٹ مار دھاڑ چوری چکاری اور بدامنی کی اکثر راہیں مسدود ہوں گی اور ہر ایک کو ایک پُر امن اور آسائش افزا جنتی زندگی نصیب ہوگی اور قوم کے لئے قربانی اور وقت آنے پر جان دینے کے لئے ہر ایک آمادہ و تیار ہوگا کیونکہ ایسے معاشرہ میں اپنے بعد نہ اُسے اپنی بیوہ کے بے سہارا رہ جانے کا ڈر ہوگا اور نہ اپنے بچوں کے یتیم ہو جانے کا اور نہ ضروریاتِ زندگی کیلئے دربدر کے دھکے کھاتے کا خدشہ ہوگا۔

انسان دراصل عجلت پسند ہے وہ عاجل کو آجل پر ترجیح دینے کا عادی ہے وہ "ابھی جگ مٹھا اگلا کس نے ڈٹھا" کا قائل ہے۔ ورنہ اگر وہ مآل اندیش ہو، مستقبل پر اس کی نظر ہو اور نورِ بصیرت اسے عطا ہو تو رفاہ عامہ کے کاموں میں وہ اسی طرح بے دریغ خرچ کرے گا جس طرح وہ اپنی آسائش اور عیش و عشرت کے لئے خرچ کرنے میں فراخدل واقع ہوا ہے۔ کیونکہ دونوں مصارف کا مآل و مفاد ایک ہے۔ بلکہ پہلے خرچ کے اچھے نتائج یقینی ہیں لیکن دوسری قسم کے اخراجات بعض اوقات اسراف، تبذیر اور تباہی پر جا منتج ہوتے ہیں پریشانی اور ندامت اس کا انجام ہوتا ہے۔

اسلام ضروریاتِ زندگی کے خرچ کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن اسراف کا روادار نہیں کہ ایک شخص عیش میں ہو اور دوسرا نانِ شبینہ کا بھی محتاج ہو۔ ایسے حالات میں اس کی ہدایت یہ ہے کہ جو کچھ ضروریاتِ زندگی سے زائد ہے وہ دوسروں کی بھلائی میں خرچ کر دیا جائے۔ چنانچہ فرمایا:۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ۔

(بقرہ ۲۲۱)

لوگ تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں کہدے جو بھی ضرورت سے زائد ہے وہ خرچ کرو۔ اللہ تعالیٰ اس طرح تمہارے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

یہ آیت حرمت کے سیاق میں آئی ہے جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ دنیادار لوگوں کی تو یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھرپور عیش کی زندگی بسر کریں اور اپنی کمائی ہوئی دولت کو شراب و کباب میں اڑا دیں لیکن مسلم معاشرہ کے یہ طور طریق نہیں ہوتے بلکہ اس میں سادہ زندگی اور اس کی ضروریات سے جو کچھ بچے اسے خدا کی راہ میں اور مخلوق خدا کی بھلائی میں خرچ کرنے کا انداز اختیار کیا جاتا ہے اس خرچ کی تفصیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک اور موقع پر فرمایا:۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَلِيمٌ ۔

(بقرہ ۲۱۶)

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا اور کہاں خرچ کریں۔ ان سے کہئے اچھا اور بہتر مال والدین کے لئے قریبی رشتہ داروں کے لئے بیواؤں اور یتیموں کے لئے مساکین اور مسافروں کے لئے خرچ کرو اور جو کچھ بھی تم بہتر کام کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے جانتا ہے وہ اس کا اجر ضائع نہیں ہونے دیگا۔ اسی ضمن میں مزدور کی مزدوری کا سوال بھی آجاتا ہے اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ مزدور کو اس کی محنت کا حق دیا جائے اور بر وقت دیا جائے۔ مسلم معاشرہ کا یہ ایک مسلمہ اصول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ
قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ

(ابن ماجہ کتاب الرهون
باب اجر الاجراء ۱۷۶)

یعنی مزدور کو اس کی جائز مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو یہی امن کی راہ ہے اور اقتصادیات کی فروغ کا آزمودہ اور کارآمد اصول ہے۔ کیونکہ جب مزدور مطمئن ہوگا تو وہ مالک کے کام کو اپنا کام سمجھ کر کرے گا۔ دوسری طرف مزدور کو ہدایت ہے کہ وہ پوری دیانتداری سے اپنے مفوضہ فرائض انجام دے اور مالک کا پورا ادا کرے ۔

راستوں اور پبلک مقامات کی صفائی

مسلم معاشرہ کے لئے ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ جہاں اُس کا ہر فرد صاف ستھرا ہو اجلا مگر سادہ لباس زیب تن کرے وہاں یہ بھی فرض ہے کہ النظافة من الایمان کی ہدایت کو ہمیشہ مدنظر رکھے۔ اُس کی آبادیاں صاف ستھری ہوں۔ ان آبادیوں کی گلیاں کشادہ اور ہموار ہوں۔ ملک کی بڑی شاہراہیں کھلی ہر قسم کے ٹریفک کی متحمل اور ذرائع مواصلات حسب ضرورت ہوں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زمین کو قابل رہائش بنانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ
مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ
فِيهَا سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

(زخرف ۱۱)

یعنی اس غالب و دانا خدا نے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ زمین کو قابل رہائش اور پر آسائش بنایا اور اس میں منزلِ مقصود تک باسانی پہنچنے کے لئے کھلے راستے بنائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے کئی حصے ہیں اور انہیں سے اس دنیا سے تعلق رکھنے والا ایک حصہ یہ ہے کہ راستہ میں تکلیف دینے والی چیز کو دور کیا جائے۔ اماطة الاذی عن الطریق ایک جامع لفظ ہے جس میں راستہ کی ہر خرابی جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے شامل ہے۔ راستہ میں گڑھے ہوں تو انہیں دور کرکے راستہ ہموار بنایا جائے۔ پانی کھڑا ہوتا ہو تو اس کے نکاس کا انتظام کیا جائے روشنی نہ ہو اور اندھیرے کی وجہ سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اس کا اہتمام ہو۔ کانٹے۔ روڑے اور ہر قسم کا گند جس سے چلنے والوں کو تکلیف ہو ٹھوکر لگے۔ پھسلن ہو جائے یا بدبو اور گھن آئے راستہ ان سب سے پاک و صاف ہونا چاہیئے۔ اگر ٹریفک آتی جاتی ہو تو اُس کے مطابق راستے کشادہ اور ہموار ہوں۔ پیدل چلنے والوں کے لئے کسی روک ٹوک کے بغیر فٹ پاتھ بنے ہوئے ہوں۔ آنے کا راستہ الگ ہو اور جانے کا الگ تاکہ بھیڑ میں کسی کو تکلیف نہ ہو۔ غرض ایک مہذب معاشرہ کا قیام ان سہولتوں کے بغیر ممکن نہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:۔

عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ
أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا
فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ
أَعْمَالِهَا أَنَّ الْأَذَى
يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ
وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي
أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ
فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ

(ادب المفرد باب اماطة الاذی)

میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے اپنی امت کے بہترین اعمال میں راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کا اہتمام بھی پایا اور ان کے بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک یا بلغم پھینکنا اور پھر اس پر غضب یہ کہ اس پر مٹی کبھی نہ ڈالنا مجھے نظر آیا۔

آدابِ مجلس اور مسجد

اسلامی معاشرہ میں پبلک جگہوں میں سے مسجد کو ایک خاص اہمیت اور تقدس حاصل ہے۔ مسجد مسلم معاشرہ کی عبادت گاہ اور تعلیمی سرگرمیوں اور اجتماعی پروگراموں ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہونے اور باہمی تعاون حاصل کرنے کا اہم ترین مرکز ہے اسے صاف ستھرا اور ہر قسم کے گرد و غبار سے پاک رکھنے کی خاص ہدایت ہے۔

مسجد میں آنے والا متواضع انداز میں آئے داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرے[1] جو بیٹھے ہیں ان کو سلام کہے پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے۔ گندے جوتے لیکر اندر نہ جائے۔ ایسا ہتھیار ساتھ نہ لے جائے جس سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو مثلاً ننگی تلوار۔ نیزہ۔ بھری ہوئی بندوق یا پستول جس کی محفوظیت مخدوش ہو کوئی بدبودار چیز کھا کر نہ جائے جس سے دوسروں کو تکلیف ہو بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو خوشبو لگا کر جائے اور دوسروں کے لئے انبساط اور فرحت کا موجب ہو[2] شور و غل اور اونچی آواز سے باتیں کرنے سے اجتناب کرے تاکہ دوسروں کے لئے نماز یا ذکر و فکر میں حرج کا باعث نہ ہو ہر ایک کو حق ہو کہ وہ آزادانہ مسجد میں آ جا سکے جہاں جگہ ہو اور مناسب سمجھے بیٹھے جو پہلے آئے اسے آگے بیٹھنے کا اصولی حق ہے۔ کوئی دوسرا اسے اٹھا کر اس کی جگہ نہ لے اور اگر وہ کسی معمولی ضرورت مثلاً پانی پینے، کلی کرنے یا دوبارہ وضوء کرنے کے لئے اٹھے تو اس کی خالی جگہ میں کوئی دوسرا نہ بیٹھے دوسروں کی گردنوں سے پھلانگتے ہوئے آگے نہ جائے بادب اور سلیقہ سے بیٹھے دوسروں کے بیٹھنے کی گنجائش نکالے اور ایک دوسرے سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ
أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ
طَلْقٍ۔

(مسلم کتاب الادب ۲۰۳ / ۲)

کہ یہ بڑی نیک خصلت ہے کہ انسان ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ خوش ہو کر ملے۔

غرض بے غرضی ایک دوسرے کا احترام اور جس کا حق ہے اُس کے حق کو تسلیم کرنے کا اہتمام مسجد میں پر خوشگوار ماحول ہر پہلو سے نظر آئے۔

اللہ تعالیٰ نے مسجد کی اہمیت اور اس کی آبادی کے تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ
اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

(توبہ ۱۸)

مساجد کی تعمیر اور ان کو آباد رکھنے کا اہتمام صرف ایسے ایمان والے ہی کر سکتے ہیں جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا

إِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ
فَلَا تَدْعُوا مَعَ
اللَّهِ أَحَدًا۔

(جن ۲۰)

یعنی مساجد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی تعمیر ہوتی ہے اُس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارا جائے اور نہ اس کے عمل دخل کو برداشت کیا جائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى
اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

(بخاری۔ ترمذی ۴۳ / ۱ ابواب الصلوٰة)

یعنی جو شخص رضائے الٰہی کی خاطر مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی جنت میں اس کا گھر تعمیر کرتا ہے۔

(باقی)

---

[1] مسجد میں داخل ہونے کی دعا:۔
اللّٰھم افتح لی ابواب
رحمتک
مسجد سے باہر آنے کی دعا:۔
اللّٰھم انی اسئلک من
فضلک۔

[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اکل من ھذہ الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی کما یتاذی منه الانس متفق علیه۔
(مشکوٰة ۶۸ باب المساجد)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

---

[1] عن ابی ھریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبة فافضلھا قول لا الٰہ الا اللّٰہ وادناھا اماطة الاذی عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان متفق علیه (مشکوٰة ۱۲ کتاب الایمان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۷۶ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کے لئے دس روپے یا اس سے زیادہ رقم کے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ مدظلہا
" سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
محترم ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
" مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
" ملک عبد المجید صاحب ربوہ
" مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا
" چوہدری نبی احمد صاحب باجوہ ربوہ
" خواجہ عبد المومن صاحب "
" ماسٹر عطاء محمد صاحب "
محترمہ آمنہ بی صاحبہ آف امریکہ معرفت مدیرہ المصباح
" ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد (سندھ)
از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹھا مرحوم
" امینہ عنایت صاحبہ کراچی
" مسز ثریا لطیف صاحبہ "
محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" مرزا محمد عثمان صاحب
" ڈاکٹر محمد افضل صاحب
" سید محمد احمد صاحب کیپٹن ریٹائرڈ سیالکوٹ
" سید ظہور احمد صاحب ربوہ
" ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی
انصاف پریس فیکٹری ربوہ

محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ
" محمد خالد صاحب
" ڈاکٹر عبد الرشید صاحب لائل پور
" محمد یوسف صاحب مردان
" الحاج مولوی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ
" سید تفضل حسین صاحب ذخیرہ شاہان بہاول نگر
" چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
محترمہ مس سیدہ حکمت صاحبہ لاہور
محترم فواد محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
" ملک ناصر جاوید صاحب کراچی
" حافظ محمود احمد صاحب ربوہ
" بریگیڈیر ریٹائرڈ وقیع الزمان صاحب
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا شمیم احمد صاحب
محترم ناصر احمد صاحب ملہی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
" چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی
" ملک طاہر احمد صاحب شیخوپورہ
" شیخ فضل احمد صاحب لاہور
" " " از طرف والدین
جماعتہائے احمدیہ
کوئٹہ۔ سرگودھا۔ ڈیرہ غازیخان۔ کراچی۔ اوکاڑہ۔ لاہور۔ ساہی وال۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کو بعض مقدمات میں ملوث کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں باعزت بریّت عطا فرمائے۔
(شیخ مختار احمد سوداگر چرم خیرپور ناطقن شاہ (سندھ))

۲۔ خاکسار ان دنوں بعض خانگی پریشانیوں سے دوچار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے سب پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ آمین
(صلاح الدین از سرگودھا)

۳۔ میرے والد محترم درد گردہ کے مریض ہیں۔ لیبرو ڈ میں زیرِ علاج ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(حبیب اللہ خان رانا۔ نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ)

۴۔ خاکسار کی دادی اماں عرصہ سے بیمار ہیں۔ ضعیف العمر ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد صدیق ریلوے کالونی۔ لاہور)

۵۔ مکرم ماسٹر میاں خان صاحب پنشنر کئی دن سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب گو افاقہ ہے مگر کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(غلام رسول از احمد نگر)

جلسہ ہائے "یومِ خلافت" کا انعقاد

نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ۲۷ مئی بروز جمعرات اپنے اپنے مقامات پر "یومِ خلافت" کے جلسے منعقد کریں۔ ان جلسوں میں خلافت کی اہمیت، برکات اور اس کی ضرورت کو احباب کے ذہن نشین کرایا جائے۔ نظارت کے اس ارشاد کی تعمیل میں اکثر جماعت ہائے احمدیہ میں "یوم خلافت" کے سلسلہ میں جلسے منعقد کئے گئے۔ عدمِ گنجائش کی وجہ سے ساری رپورٹیں شائع نہیں ہو سکتیں اس وقت تک جن جماعتوں کی طرف سے جلسوں کے انعقاد کی رپورٹ موصول ہو چکی ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ

اوکاڑہ۔ باندھی (سندھ) بدین شہر۔ بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ) بہاول پور۔ بھکر۔ بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ پشاور شہر۔ تونسہ شریف۔ جتوئی ضلع مظفر گڑھ۔ جھنگ شہر و صدر۔ چک 167/N-P۔ ناصر آباد ضلع رحیم یار خان۔ چک 111/6-R ضلع بہاول نگر۔ چک 275/A کا چیلو ضلع تھرپارکر (سندھ)۔ چک 47/T.D.A ضلع میانوالی۔ چک منگلا۔ خوشاب۔ دار الذکر لاہور۔ دنیا پور ضلع ملتان۔ دوالمیال ضلع جہلم۔ دولیاہ جٹاں (آزاد کشمیر)۔ ڈسکہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان۔ رحمان آباد ضلع نواب شاہ (سندھ)۔ سانگھڑ (سندھ)۔ ساہی وال۔ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔ سکھر۔ سیالکوٹ شہر۔ سیدوالا ضلع شیخوپورہ۔ شاہدرہ۔ شورکوٹ روڈ۔ شیخوپورہ۔ کنری (سندھ)۔ کوٹلی (آزاد کشمیر)۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ گجرات۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گوجرانوالہ شہر۔ گوجرہ ضلع لائل پور۔ گولیکی ضلع گجرات۔ لائل پور شہر۔ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ)۔ مردان۔ مظفر آباد (آزاد کشمیر) میانوالی۔ میانی ضلع سرگودھا۔ واہ کینٹ

لجنات اماء اللہ

بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ)۔ شورکوٹ روڈ۔ کنری (سندھ)۔ گوجرانوالہ۔

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کے چچا جان مکرم مرزا دوست محمد صاحب الیکٹریشن آف محلہ دار الفضل قادیان حال ربوہ چند ماہ گردوں کی تکلیف میں مبتلا رہنے کے بعد ۱۳ جون ۱۹۷۶ء بوقت ۵ بجے صبح انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ۸½ بجے رات نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ منارۃ المسیح قادیان کی وائرنگ اور بیرونی لائٹوں کی فٹنگ میں حصہ لینے کی سعادت پائی۔ تحریکِ جدید کے صفِ اوّل کے مجاہدوں میں سے تھے۔ اپنے پیچھے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ سب لڑکے برسرِ روزگار اور لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرزا امتیاز احمد ابن ڈاکٹر بشیر محمد عالی صاحب مرحوم
کارکن دفتر امانت تحریکِ جدید۔ ربوہ

۲۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد مورخہ ۱۵/۱۶ جون کی درمیانی رات کو ساڑھے گیارہ بجے کے قریب اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنا قرب عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نیک محمد صدر جماعت احمدیہ کھرپا
ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مہدی علیہ السلام قرآن و سُنّت کو زندہ کریں گے

اسد اللہ الغالب سیدنا امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ایک پُرشوکت پیشگوئی

ایرانی عالم السید صدر الدین صدر (۱۸۸۲ء — ۱۹۵۴ء) اپنی کتاب "المہدی" میں بحوالہ "ینابیع المودّۃ" تحریر فرماتے ہیں :-

"درکتاب "ینابیع المودّۃ" صفحہ (۴۳۷) از مولای ما امیر المومنین علیہ السلام روایت کردہ کہ درباره صفت مہدی فرمود :-

موقعی کہ ہدایت را تابع ہوا و ہوس کنند۔ مہدی علیہ السلام ہوا و ہوس را تابع ہدایت خواہد کرد، موقعی کہ قرآن را تابع رائی کنند۔ مہدی رائی را تابع قرآن خواہد کرد۔ مہدی بشما نشان خواہد داد کہ عدل در رَوِش چگونہ خواہد بود۔ مہدی (احکامِ) قرآن را کہ مُردہ خواہد شد و سُنّت را زندہ خواہد کرد۔"

(ص۹۵۔ ناشر کتاب فروشی اسلامیہ تہران ۱۹۶۶ء)

ترجمہ :- کتاب "ینابیع المودّۃ" صفحہ ۴۳۷ میں ہمارے آقا امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپ نے صفاتِ مہدیؑ کے بارہ میں فرمایا کہ جب (اہلِ دنیا) اپنی خواہشات کو ہدایت پر ترجیح دیں گے تو حضرت مہدی علیہ السلام ہوا و ہوس کو ہدایت کے تابع کر دیں گے۔ لوگ اپنی رائے کو قرآن پر مقدم کریں گے۔ لیکن مہدی علیہ السلام رائے کو قرآن کے ماتحت کر دیں گے۔ مہدی علیہ السلام تمہیں بتائیں گے کہ عدل کا طریق کونسا ہے؟ قرآنی احکام اُس زمانہ میں مُردہ ہو چکے ہوں گے اور مہدی علیہ السلام قرآن اور سنت دونوں کو زندہ کر دیں گے۔

احباب جماعت کی خصوصی توجّہ کے لئے

وقفِ جدید کے اخراجات کا سالی یکم مئی سے شروع ہو چکا ہے لہذا وقفِ جدید کو اس وقت احبابِ جماعت کی خصوصی توجہ، مخلصانہ تعاون اور حوصلہ افزا مالی امداد کی شدید ضرورت ہے۔ امرائے ضلع، امرائے مقامی اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ اپنی اوّلین توجہ مبذول فرماتے ہوئے احبابِ جماعت سے زیادہ سے زیادہ مقدار میں چندہ وقفِ جدید وصول فرمانے کی سعی فرمائیں۔ صاحبِ ثروت، مخیّر احباب کو ۱۰۰/- روپے یا ۵۰۰/- روپے یا ۱۰۰۰/- روپے یا اس سے زائد رقم چندہ وقفِ جدید دے کر معاونینِ خاص میں شامل ہونے کی پُراثر ترغیب دیں اور جمع شدہ رقوم بلاتاخیر مرکز میں ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

شکریہ احباب

عزیزم سید سلیم احمد شاہ مرحوم کی وفات پر بہت سے احبابِ جماعت نے نہایت ہمدردی کے ساتھ اس عاجزہ سے اظہارِ تعزیت فرمایا ہے اور اب تک اس سلسلہ میں خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اپنی بیماری اور کمزوری کے باعث فرداً فرداً شکریہ کا خط لکھنے سے قاصر ہوں۔ لہذا الفضل کے ذریعہ میرا دلی شکریہ قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اِس نیکی کی اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں جملہ احبابِ جماعت سے دعا کی بھی درخواست کرتی ہوں۔ میری صحت گر گئی ہے اور نقاہت کے علاوہ مستقل بخار بھی رہنے لگا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عاجلہ اور فعّال زندگی عطا فرمائے۔

(خاکسار حکمت سیارہ اہلیہ سید ولی اللہ شاہ صاحب زین العابدینؓ)

تصحیح

الفضل ۲۸ رمئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۶ پر مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب ایس۔ڈی۔او ملتان کی بچی کے نکاح کا جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں مہر کی رقم پندرہ ہزار کی بجائے دس ہزار شائع ہو گئی ہے جو صحیح نہیں ہے۔ مہر پندرہ ہزار روپے مقرر ہوا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ ملتان)

اعلان دار القضاء

مکرم پیر مظہر الحق صاحب معرفت پیر ہارون الرشید صاحب کمشنر تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے بیٹے پیر مبارک احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کا درج ذیل ترکہ ثابت شدہ ہے (۱) امانت صدر انجمن کھاتہ ۵۷۹۳/۱۱۳ میں مبلغ ۸/- روپے۔ کھاتہ انجمن ۹۱۷/۱۵۳-۲۶۴ میں مبلغ ۹۱/۱۵ روپے۔ امانت انجمن ۲۴۹۹/۱۴۳ میں مبلغ ۵/۱۴ روپے اور امانت تحریک جدید کھاتہ ۵/۱۰ میں مبلغ ۱۹۸۸/۶۱ روپے۔ پلاٹس ۱/۲ واقع دار الرحمت بمعہ مکان ۱/۱۴ رقبہ دس مرلہ کا ۱/۴ حصہ بمعہ دوکان واقع گولبازار اور ۱/۲ واقع دار الرحمت بمعہ دوکان رقبہ سات مرلہ۔ اس کے علاوہ (۲) بعض بینکوں میں مرحوم کی جمع شدہ رقم جو معلوم کی جا رہی ہے (۳) گھر کے آہنی سیف میں موجود رقم۔ گھر کا تمام اثاثہ اور دوکان واقع گولبازار ربوہ میں موجود سامان جس کی تشخیص کروالی جائیگی۔

میرے علاوہ مرحوم کی بیوہ منصورہ بیگم صاحبہ بھی مرحوم کے ترکہ کی جائز وارثہ ہیں لہذا استدعا ہے کہ مرحوم کا تمام ترکہ ہم دونوں ورثاء میں بعد ادائیگی مرحوم کے تمام قرضہ جات بحصص شرعیہ منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرمادیں۔ مرحوم کی مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ بھی مرحوم کا کوئی ترکہ ثابت ہو تو وہ بھی وارثان مرحوم میں تقسیم کر دی جائے۔ مرحوم موصی نہیں تھے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء)

اعلان گمشدگی

ایک لڑکا جس کی عمر ۱۷، ۱۸ سال ہے۔ نام صداقت علی ولد رشید احمد خانپور جو کہ ۲۹ رمئی ۱۹۷۶ء کو احمد نگر سے خانپور کے لئے بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہوا تھا تاحال خانپور نہیں پہنچا۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر پہنچ جائے

(رشید احمد از خانپور ضلع رحیم یار خان)

درخواست دُعا

خاکسار ایک ماہ کے لئے امریکہ جا رہا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ سفر خیریت سے گزرے اور واپسی خیریت سے ہو (آمین)

خاکسار

ڈاکٹر کریم اللہ زیروی

پہلوی یونیورسٹی۔ شیراز (ایران)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدینِ مجالس اطفال اور خدّام کے حل شدہ پرچہ جات جلد تر بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم خدّام الاحمدیہ مرکزیہ)